AL-AASAR Journal
**Quarterly *Research Journal***
***www. al-aasar.com***

***Vol. 3, No.1 (2026)***
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

# فروغِ تجوید و قرأت میں ڈاکٹر محمد رمضان نجم باروی کی خدمات: ایک تعارفی و تحقیقی مطالعہ

# *Dr. Muhammad Ramzan Najam Barvi's Services in Promoting Tajweed and Qira'at: An Introductory and Research Study*

***Hafiz Zahid Hussain***
*MPhill Scholar, Islmic Studies*
*Khawaja Fareed University of Engineering & Information Technology, RYK*
*Email: hafizzahid6890@gmail.com*
***Dr. Majid Rashid (Corresponding Author)***
*Assistant Professor, Institute of Humanities & Arts, KFUEIT, RYK*
*Email: sirmajid.rashid@kfueit.edu.pk*
***Mr. Khubaib Ahmad (Corresponding Author)***
*Visiting Lecturer, Department of Islamic Studies, KFUEIT, RYK.*
*Email: khubaib.ryk@gmail.com*

***Abstract:***
*The preservation and standardized transmission of Quranic recitation through Tajweed and Qira'at remain fundamental to Islamic scholarship. This study presents a comprehensive analytical examination of the life, educational trajectory, and scholarly contributions of Dr. Muhammad Ramzan Najam Barvi, a prominent modern scholar from Pakistan. Employing a descriptive-analytical research methodology, the study draws upon primary institutional records, personal accounts, and the subject's published and unpublished works. The research systematically evaluates Dr. Barvi's academic evolution—from traditional Hifz, Dars-e-Nizami, and specialization in Fiqh to modern postgraduate achievements (M.Phil. and Ph.D.) and analyzes his multidimensional impact across pedagogy, institutional leadership, exegesis, and scholarly research. His contributions encompass extensive teaching in traditional seminaries and higher education institutions, including service as Assistant Professor and Department Chair; founding Sunni Tanzeem-ul-Qurra Pakistan to institutionalize national Tajweed training and international recitation conferences; authoring foundational treatises on Tajweed, variant readings (Qira'at), and Quranic exegesis (Tafsir-bil-Ma'thur); and investigating the semantic implications of variant readings. The findings reveal that Dr. Barvi's primary legacy lies in successfully bridging traditional seminary scholarship with modern academic rigor, leaving a lasting multi-generational imprint on Quranic sciences in Pakistan. The study recommends the systematic publication of his manuscripts and further dedicated research on his exegetical works.*
***Keywords:*** *Dr. Muhammad Ramzan Najam Barvi, Tajweed, Qira'at, Quranic Exegesis, Sunni Tanzeem-ul-Qurra Pakistan, Islamic Scholarship in Pakistan.*

**مقدمہ:**

قرآنِ کریم کی درست تلاوت، مخارج کی صحت اور مستند قرأت کی حفاظت امتِ مسلمہ کا بنیادی دینی فریضہ رہی ہے جس کے لیے علمِ تجوید و قرأت کو مدوّن کیا گیا۔ برصغیر پاک وہند کی اسی تجویدی و علمی روایت میں ڈاکٹر محمد رمضان نجم باروی کا نام ایک نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ آپ نے عام دینی ماحول سے سفر کا آغاز کر کے مدارسِ اسلامیہ سے لے کر جامعات (Universities) تک اپنی پوری زندگی تجوید و قرأت کی تدریس، تحقیق اور ترویج کے لیے وقف رکھی اور اس فن کو ایک باقاعدہ علمی و تحریکی میدان کے طور پر زندہ کیا۔

AL-AASAR Journal
**Quarterly *Research Journal***
***www. al-aasar.com***
***Vol. 3, No.1 (2026)***
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

اگرچہ ڈاکٹر صاحب نے تدریس، تصنیف اور تنظیمی میدانوں میں ہمہ جہت خدمات انجام دیں لیکن تاحال فروغِ تجوید و قرأت میں ان کی ان تحریکی کاوشوں پر کوئی مستقل تحقیقی کام موجود نہیں تھا۔ زیرِ نظر مقالہ اسی خلا(Research Gap) کو پُر کرنے کی ایک علمی کاوش ہے جس میں ان کے تجویدی سفر، سنی تنظیم القراء پاکستان کے قیام، تجویدی کورسز، تفسیری کاوشوں اور ماہرینِ فن تلامذہ کی تیاری کا تحقیقی جائزہ پیش کیا گیا ہے تاکہ ان کا تجویدی ماڈل آئندہ نسلوں کے لیے مشعلِ راہ بن سکے۔

### 1. ولادت:

ڈاکٹر محمد رمضان نجم باروی 7 مارچ 1970ء کو تحصیل احمد پور سیال میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام غلام محمد تھا جو پیشے کے اعتبار سے کاشت کاری سے وابستہ تھے۔ آپ کا تعلق قطب شاہی کھوکھر قبیلے سے ہے۔ ایک زرعی و دیہی پس منظر رکھنے کے باوجود آپ کے خاندان میں دینی شعور موجود تھا جس نے بچپن ہی سے آپ کے اندر قرآن و علومِ اسلامیہ سے وابستگی کی بنیاد رکھی۔ یہی ابتدائی ماحول آگے چل کر آپ کے علمی و تدریسی اور بالخصوص تجویدی سفر کا نقطہ آغاز ثابت ہوا۔[1]

### 2. تعلیم و تربیت:

ڈاکٹر محمد رمضان نجم باروی کا تعلیمی سفر ابتدائی عمر سے ہی شروع ہو گیا تھا۔ آپ نے دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصری علوم میں بھی اعلیٰ درجات حاصل کیے اور اپنی محنت سے علمی و تحقیقی میدان میں نمایاں مقام بنایا۔

#### 2.1. ابتدائی تعلیم اور حفظِ قرآن:

آپ نے قرآنِ کریم کا ناظرہ گھر پر ہی مکمل کیا۔ اس کے بعد حفظِ قرآن کے شوق نے آپ کو سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے زیرِ سایہ، شہر چوبارہ ضلع لیہ کے ادارے حنفیہ بارویہ شمس المدارس تک پہنچا دیا۔ وہاں آپ نے حافظ اللہ وسایا اور حافظ غلام حسین صاحبان کی نگرانی میں حفظِ قرآن کی تکمیل کی۔ حفظِ قرآن کے اسی دور نے آگے چل کر آپ کے اندر علومِ قرآن اور تجوید و قرأت سے دلچسپی پیدا کی۔[2]

#### 2.2. فنِ تجوید و قرأت کی تعلیم:

حفظ کی تکمیل کے بعد آپ نے فنِ تجوید و قرأت کی طرف رجوع کیا اور جامعہ امینیہ رضویہ، فیصل آباد میں چالیس روزہ دورۂ تجوید مختلف اساتذہ کے پاس مکمل کیا[3]۔ اس کے بعد جامعہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد میں قاری علی اکبر نعیمی صاحب سے[4] اور جامع العلوم جامع مسجد حنفیہ، سلیمی چوک ستیانہ روڈ، فیصل آباد میں معروف ماہرِ تجوید قاری منظور احمد نعیمی صاحب سے مستقل طور پر فنِ تجوید و قرأت کی باقاعدہ تعلیم حاصل کی۔[5]

#### 2.3. درسِ نظامی کی تعلیم:

فنِ تجوید کی تکمیل کے ساتھ ساتھ آپ نے درسِ نظامی کی تعلیم کا بھی آغاز کیا۔ جامعہ شیخ الحدیث منظرِ اسلام میں مولانا صوفی عبدالمجید صاحب قادری سے میزان الصرف اور نحو میر جیسی ابتدائی کتب پڑھیں[6]۔ چوبارہ کے شمس المدارس میں مولانا صالح نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا محمد رفیع نعیم الباروی صاحب سے ابتدائی درسی کتب کی تعلیم حاصل کی۔[7] درسِ نظامی کے ان ابتدائی مراحل نے آپ کو علومِ عربیہ اور فنِ تجوید کی نظری فہم مضبوط کرنے میں معاونت فراہم کی۔

#### 2.4. دورۂ حدیث اور تخصص فی الفقہ:

آپ نے جامعہ حنفیہ غوثیہ، کلیم شہید کالونی، فیصل آباد میں مولانا بشیر احمد اکاڑوی صاحب کے پاس موقوف علیہ تک تمام کتب اور دورۂ حدیث بھی مکمل کیا[8]۔ اسی دوران جامعہ قادریہ، فیصل آباد میں مولانا غلام محمد تونسوی بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی مختلف اسباق پڑھے[9]۔ درسِ نظامی کی تکمیل کے بعد آپ نے جامعہ فریدیہ، ساہیوال سے تخصص فی الفقہ کی سند بھی حاصل کی۔[10]

#### 2.5. عصری تعلیم

دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ آپ نے عصری تعلیم کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ جامعہ حنفیہ مجددیہ، مدن پورہ، فیصل آباد سے فاضلِ عربی کی سند حاصل کی[11] اور نجی طور پر میٹرک، ایف اے، بی اے اور ایم اے تک تعلیم مکمل کی۔[12]

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
*www. al-aasar.com*
***Vol. 3, No.1 (2026)***
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

### 2.6. اعلیٰ تعلیم اور تحقیقی سفر

اعلیٰ تعلیم کے لیے سفر جاری رکھتے ہوئے آپ نے ایم فل کی سطح پر "قیاس اور اس کی حدود و قیود: احناف اور شوافع کا نقطۂ نظر" کے عنوان سے تحقیقی مقالہ لکھا[13]۔ پی ایچ ڈی کے لیے "فہم حدیث: اسبابِ ورودِ حدیث کی اہمیت" کے موضوع پر تحقیق کی۔ جو بعد میں ادارہ پروگریسو سے کتابی شکل میں شائع بھی ہوئی۔[14] ان اعلیٰ ڈگریوں نے آپ کے تحریری اور تحقیقی کام کو مزید مضبوط بنایا۔

### 3. اساتذہ و شیوخ:

ڈاکٹر محمد رمضان نجم باروی نے اپنے تعلیمی و تجویدی سفر کے دوران متعدد جلیل القدر اساتذہ سے استفادہ کیا۔ بالخصوص فنِ تجوید و قرأت میں آپ نے قاری علی اکبر نعیمی اور ماہرِ تجوید قاری منظور احمد نعیمی صاحبان سے باقاعدہ تربیت حاصل کی۔ جبکہ حفظِ قرآن اور دیگر دینی علوم میں آپ کے اساتذہ میں حافظ اللہ وسایا، حافظ غلام حسین، مولانا صوفی عبدالمجید قادری، مولانا غلام قادر، مولانا صالح نقشبندی، مولانا محمد رفیع نعیم الباروی، مولانا بشیر احمد اکاڑوی اور مولانا غلام محمد تونسوی بندیالوی رحمہم اللہ شامل ہیں۔[15]

### 4. مشہور تلامذہ:

ڈاکٹر محمد رمضان نجم باروی کے علم و فیض سے استفادہ کرنے والوں کی تعداد کافی وسیع ہے جن میں سے متعدد افراد آج خود علومِ اسلامیہ بالخصوص تجوید و قرأت کے علمی و تدریسی میدان میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔

### 4.1. دینی مدارس و مراکز کے نامور تلامذہ:

ان تلامذہ میں قاری محمد اقبال نعیمی (کمالیہ)، قاری لعل محمد باروی (لاہور)، قاری نعیم الدین نعیمی (فیصل آباد)، صاحبزادہ پیر عاشق حسین باروی (دربارِ عالیہ باروشریف)، قاری ظہور احمد باروی (چوبارہ)، اور مولانا محمد اعجاز باروی جیسے نام شامل ہیں۔ ان میں سے اکثر قراء اور علماء مختلف مدارس میں تجوید و قرأت اور دینی تعلیم کی ترویج میں مصروف ہیں۔[16]

### 4.2. عصری جامعات کے ممتاز تلامذہ:

اسی طرح جامعات کی سطح پر بھی آپ کے شاگردوں نے نمایاں مقام حاصل کیا ہے۔ جن میں ڈاکٹر عبدالباسط مصطفائی، ڈاکٹر علی نواز (سندھ)، ڈاکٹر پیر ضیاء احمد ہاشمی، ڈاکٹر حمیرا خلیل اور ڈاکٹر حفظہ منور (دونوں اسسٹنٹ پروفیسر، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد) قابلِ ذکر ہیں۔ ان تلامذہ کی وسیع تعداد اور ان کی موجودہ علمی حیثیت اس بات کی گواہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی تدریسی محنت نے علم کے میدان میں ایک مضبوط نسل تیار کی۔[17]

### 5. تجوید و قرأت سے متعلق تدریسی خدمات:

ڈاکٹر محمد رمضان نجم باروی کی تدریسی زندگی کا محور ابتدا ہی سے فنِ تجوید و قرأت رہا جو بعد میں درسِ نظامی اور جدید تعلیمی اداروں تک بھی وسعت اختیار کر گیا۔ تاہم ہر مرحلے پر تجوید و قرأت کی بنیاد اور اس کا فروغ آپ کے پیشِ نظر رہا۔

### 5.1. آغازِ تدریس:

ڈاکٹر محمد رمضان نجم باروی نے اپنے علمی سفر کے ساتھ ساتھ نہایت کم عمری میں ہی تدریس کا آغاز کر دیا تھا۔ 1988ء سے 1989ء تک تحصیل چوبارہ میں، اپنی طالب علمی کے دوران ہی، ناظرہ اور حفظِ قرآن کی تعلیم دینا شروع کی۔[18] یہ آپ کی تدریسی زندگی کا نقطہ آغاز تھا جس نے آگے چل کر ایک وسیع اور بابرکت سلسلے کی صورت اختیار کی

### 5.2. تدریسِ تجوید و قرأت:

فنِ تجوید و قرأت کی تعلیم مکمل ہونے کے بعد آپ نے اسی میدان میں تدریسی خدمات کا دائرہ وسیع کیا۔ دارالعلوم مدینہ، فیصل آباد میں دو سال تک تجوید و قرأت کا دورہ کروایا[19]۔ جامعہ رضویہ رحمت العلوم، رضا آباد میں بھی دو سال تک قرأت کی تعلیم دی[20]۔ جامعہ امینیہ رضویہ میں 1992ء سے 1994ء تک تین سال تجوید پڑھائی[21] جبکہ اسی

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
*www. al-aasar.com*
***Vol. 3, No.1 (2026)***
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

دوران خود بھی مولانا محمد رفیع نعیم الباروی صاحب سے درسِ نظامی کی چند کتب (کافیہ، قدوری، اور منطق کی معروف کتاب "مرقات") پڑھیں۔ اس کے علاوہ جامعہ شیخ الحدیث منظرِ اسلام میں بھی دو سال تک تجوید کی کلاسز پڑھائیں۔[22]

### 5.3. درسِ نظامی کی تدریس میں تجوید کی تربیت کا تسلسل:

فنِ تجوید و قرأت کے ساتھ ساتھ آپ نے درسِ نظامی کی تدریس کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ اس سے آپ کے تجویدی منہج کو مزید وسعت اور استحکام ملا۔ جامعہ رضویہ رحمت الاسلام، عید گاہ فیصل آباد میں سات سال تک درسِ نظامی کی کتب پڑھائیں[23]۔ دارالعلوم مصطفائی پینسرہ روڈ، فیصل آباد میں دس سال تک درسِ نظامی کی مختلف کتب خصوصاً علمِ میراث پڑھائیں۔[24]

### 5.4. یونیورسٹی سطح پر تجوید و قرأت کے فروغ کا تسلسل:

آپ کا تدریسی سفر مدارس تک محدود نہ رہا بلکہ جدید تعلیمی اداروں تک بھی پھیلا جہاں آپ نے اپنے تجویدی و علمی تجربے کو اعلیٰ تعلیمی سطح پر بھی منتقل کیا۔ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد میں تین سال اور ایم فل و ایم اے کی کلاسز کو پڑھایا[25]۔ اس کے بعد "دی یونیورسٹی آف فیصل آباد" میں مسلسل دس سال تک بطور استاد خدمات انجام دیں۔ ان میں سے تین سال آپ نے اسسٹنٹ پروفیسر اور صدرِ شعبہ کے منصب پر بھی کام کیا[26]۔ اس طرح ڈاکٹر محمد رمضان نجم باروی کی تدریسی زندگی روایتی دینی مدارس سے شروع ہو کر جدید یونیورسٹی کی سطح تک ایک مسلسل اور تدریجی ارتقاء کی مثال ہے۔

## 6. علمِ قرأت میں امتیازی خدمات:

علومِ قرآن میں علمِ قرأت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے کیونکہ یہی علم نبی کریم ﷺ سے منقول تلاوت کے مختلف مستند طریقوں کو محفوظ رکھتا ہے۔ ڈاکٹر محمد رمضان نجم باروی نے اس نازک اور دقیق فن میں بھی گراں قدر خدمات انجام دیں۔ آپ کی خدمات محض تجوید کی تدریس تک محدود نہ رہیں بلکہ تدریس، تحقیق اور تربیت تینوں سطحوں پر پھیلی ہوئی ہیں۔

### 6.1. تدریسِ قرأت:

ڈاکٹر صاحب نے اپنی تدریسی زندگی کے آغاز ہی سے قرأت کو تجوید کے ساتھ ساتھ ایک الگ اور مستقل مضمون کے طور پر پڑھایا۔ جامعہ رضویہ رحمت العلوم، رضا آباد میں دو سال تک باقاعدہ قرأت کی تدریس کی۔ جامعہ امینیہ رضویہ اور دیگر مدارس میں بھی طلبہ کو قرأت کے مستند طریقوں سے روشناس کرایا۔ اس تدریس کا مقصد صرف تلاوت کی درستگی نہیں بلکہ قرأت کی مختلف روایات اور ان کے فرق کو سمجھانا بھی تھا۔[27]

### 6.2. تحقیقی مقالہ: اختلافِ قرأت اور معانی پر اس کا اثر:

ڈاکٹر محمد رمضان نجم باروی کی علمِ قرأت میں سب سے نمایاں تحقیقی کاوش وہ مقالہ ہے جو آپ نے یونیورسٹی آف لاہور میں پیش کیا تھا۔ جس کا عنوان "اختلافِ قرأت جس کا اثر معانی پر پڑتا ہے" تھا۔ سو صفحات پر مشتمل یہ تفصیلی تحقیقی مقالہ اس امر پر روشنی ڈالتا ہے کہ کس طرح قرآنی الفاظ کی مختلف مستند قرأتیں بعض مقامات پر معنوی وسعت اور تنوع کا باعث بنتی ہیں۔ ایک ایسا موضوع جو علمِ قرأت اور علمِ تفسیر دونوں کے سنگم پر کھڑا ہے اور اعلیٰ درجے کی تحقیقی مہارت کا متقاضی ہے۔[28]

### 6.3. قرأت کی ترویج کے لیے اجتماعی کاوشیں:

انفرادی تدریس و تحقیق کے علاوہ ڈاکٹر صاحب نے علمِ قرأت کے فروغ کے لیے اجتماعی سطح پر بھی کام کیا۔ اپنی قائم کردہ تنظیم "سنی تنظیم القراء پاکستان" کے پلیٹ فارم سے آپ نے قومی اور بین الاقوامی سطح کی محافلِ حسنِ قرأت کا انعقاد کیا جن میں ملک اور بیرونِ ملک کے نامور قراء نے شرکت کی۔ ان محافل نے نہ صرف قرأت کے فن کو عام کیا بلکہ نئی نسل کے قراء کو مستند اساتذہ سے سیکھنے اور اپنے فن کو نکھارنے کا موقع بھی فراہم کیا۔[29]

AL-AASAR Journal
**Quarterly *Research Journal***
***www. al-aasar.com***
***Vol. 3, No.1 (2026)***
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

### 7. تجوید و قرأت کے فروغ میں تنظیمی خدمات:

ڈاکٹر محمد رمضان نجم باروی کی زندگی محض تدریس و تحقیق تک محدود نہیں رہی بلکہ آپ نے فنِ تجوید و قرأت کے فروغ کے لیے تنظیم سازی کے میدان میں بھی نمایاں کردار ادا کیا۔ آپ کا خیال تھا کہ انفرادی کاوشوں سے زیادہ منظم اجتماعی جدوجہد کے ذریعے تجوید و قرأت کی خدمت مؤثر انداز میں انجام دی جا سکتی ہے۔ اس لیے آپ نے اپنی زندگی کا ایک بڑا حصہ اسی مقصد کے لیے وقف کیے رکھا۔

#### 7.1. دینی جماعتوں سے وابستگی اور قائدانہ کردار:

ڈاکٹر محمد رمضان نجم باروی نے اپنی تنظیمی زندگی کا آغاز 1990ء میں کیا۔ آپ جمعیت علماء پاکستان کے اس وقت کے صدر مولانا شاہ احمد نورانیؒ کی قیادت میں شامل ہوئے۔ اپنی قائدانہ صلاحیتوں کے باعث آپ دو مرتبہ ضلع فیصل آباد کے صدر منتخب ہوئے اور مسلسل تین سال تک صوبائی مجلسِ شوریٰ کے رکن کی حیثیت سے خدمات انجام دیتے رہے۔ اسی دور کے تنظیمی تجربے نے آگے چل کر آپ کو تجوید و قرأت کی ترویج کے لیے ایک مستقل تنظیم قائم کرنے کی ترغیب دی۔[30]

#### 7.2. ایک آزاد تنظیم کی بنیاد:

جمعیت علماء پاکستان میں خدمات کے دوران حاصل ہونے والے تجربے سے استفادہ کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے فنِ تجوید و قرأت کی ترویج کے لیے ایک مستقل اور خود مختار پلیٹ فارم کی ضرورت محسوس کی۔ جس کے نتیجے میں آپ نے اپنی تنظیم کی بنیاد رکھی۔ ابتدا میں یہ تنظیم "منہاج القراء" کے نام سے موسوم تھی لیکن چند سالوں بعد اسے باقاعدہ طور پر "سنی تنظیم القراء پاکستان" کا نام دیا گیا۔ یہ تنظیم آج بھی ملک بھر میں فنِ تجوید و قرأت کے فروغ کے لیے سرگرمِ عمل ہے اور اسے قرأت کے میدان میں کام کرنے والی معتبر تنظیموں میں شمار کیا جاتا ہے۔[31]

#### 7.3. تربیتی و تعلیمی سرگرمیاں:

تنظیم کے مقاصد کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ڈاکٹر صاحب نے سالانہ چالیس روزہ تجوید و قرأت کورس کا اہتمام شروع کروایا جو آج تک منعقد ہو رہا ہے۔ اس کورس سے پورے ملک میں ہزاروں طلبہ و طالبات مستفید ہو چکے ہیں۔ یہ طالبات فنِ تجوید کی بنیادی و اعلیٰ تربیت حاصل کرنے کے بعد خود بھی اس علم کو آگے منتقل کرنے کا ذریعہ بنے۔[32]

#### 7.4. محافلِ حسنِ قرأت اور بین الاقوامی رابطہ کاری:

تربیتی کورسز کے علاوہ تنظیم کے تحت محافلِ حسنِ قرأت کا بھی باقاعدہ اہتمام کیا جاتا تھا۔ جن میں سے چار محافل بین الاقوامی سطح کی تھیں جن میں مختلف ممالک کے معروف قراء نے شرکت کی۔ یہ محافل نہ صرف قومی سطح پر تجوید و قرأت کے فن کو اجاگر کرنے کا ذریعہ بنیں بلکہ عالمی سطح پر بھی پاکستانی قراء اور اساتذۂ تجوید کے لیے رابطے اور تبادلۂ خیال کا ایک مؤثر پلیٹ فارم ثابت ہوئیں۔ ان سرگرمیوں کے انعقاد کے لیے دھوبی گھاٹ، ڈی گراؤنڈ پارک، پریس کلب فیصل آباد، جامعہ رضویہ مظہر اسلام، جامعہ حسینہ نظامیہ جمیل پارک، اور جامعہ حنفیہ غوثیہ گلبرگ لاہور جیسے مقامات مرکزی حیثیت کے حامل رہے۔[33]

### 8. تجوید و قرأت کی روشنی میں تبلیغی خدمات:

ڈاکٹر محمد رمضان نجم باروی برصغیر کے معروف عالمِ دین، محقق اور مبلغ کی حیثیت سے پہچانے جاتے ہیں۔ آپ نے اپنی زندگی اسلام کی نشر و اشاعت، بالخصوص تجوید و قرأت کے فروغ، اور دین کی صحیح تعلیمات کے لیے وقف کر دی۔ آپ کی تبلیغی خدمات کسی ایک طریقے تک محدود نہیں رہیں بلکہ خطابت، تدریس، تصنیف اور جدید ذرائع ابلاغ سمیت متعدد ذرائع سے دین اور تجویدی شعور کا پیغام عام کیا۔

#### 8.1. وعظ و خطابت کا طویل سلسلہ:

ڈاکٹر صاحب کی زبانی تبلیغ کا دائرہ پینتیس سال سے زائد عرصے پر پھیلا ہوا ہے۔ اگرچہ مختلف مراکز میں آپ کی خطابت جاری رہی لیکن آپ کی سب سے نمایاں اور مستقل نشست جامع مسجد محمد رضوی، فیصل آباد میں ہوتی تھی۔ جہاں آپ نے قرآنِ کریم کے مکمل درس دیے۔ اسی مسجد میں آپ نے ہفتہ وار بنیاد پر پندرہ سالہ طویل عرصے میں

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
*www. al-aasar.com*
***Vol. 3, No.1 (2026)***
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

قرآنِ کریم کی مکمل تفسیر بھی بیان کی۔ یہ تسلسل خود اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کی خطابت وقتی وعظ نہیں بلکہ ایک منظم اور دیرپا تعلیمی سلسلہ تھی جس میں قرآنِ کریم کی صحیح تلاوت اور تجویدی اصولوں کی رہنمائی بھی شامل رہتی تھی۔[34]

**8.2. درس گاہ کو تبلیغ کا ذریعہ بنانا:**

ڈاکٹر محمد رمضان نجم باروی نے کلاس روم کو بھی تبلیغِ دین کے لیے استعمال کیا۔ مختلف مدارس میں طلبہ کو قرآن، حدیث اور عقائد کے ساتھ ساتھ تجوید و قرأت کے بنیادی اصول بھی پڑھاتے ہوئے آپ نے اپنے سادہ اور مؤثر اسلوب سے دین کی باریک نکات کو عام فہم بنا دیا۔ اس طرح تعلیم اور تبلیغ ایک دوسرے میں مدغم ہو گئیں اور ہر نیا آنے والا طلبہ کا گروہ دینی شعور کے ساتھ رخصت ہوتا رہا۔[35]

**8.3. قلمی خدمات:**

قلم کے ذریعے دین کی خدمت بھی ڈاکٹر صاحب کی تبلیغی زندگی کا نمایاں پہلو رہا۔ آپ نے متعدد دینی و علمی کتابیں تصنیف کیں جن کے ذریعے آپ کا پیغام ان لوگوں تک بھی پہنچا جو براہِ راست آپ کی مجالس میں شریک نہیں ہو سکتے تھے۔ ان تصانیف میں فنِ تجوید سے متعلق "نجم التجوید"، "نصاب التجوید" اور "مکی مدنی قاعدہ"، نیز تحقیقی و تفسیری کاوش "التفسیرات الباریہ للآیات الالٰہیہ" خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ ان میں اسلام کے بنیادی عقائد اور قرآنی مضامین کو آسان اور عام فہم زبان میں بیان کیا گیا ہے۔[36]

**8.4. عصری وسائل سے استفادہ:**

روایتی طریقوں کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر صاحب نے لیکچرز، سیمینارز اور تعلیمی پروگراموں جیسے عصری وسائل سے بھی بھرپور فائدہ اٹھایا۔ اس سے خصوصاً نوجوان نسل تک دین کی صحیح تعلیمات پہنچانے میں مدد ملی۔ اسی تسلسل میں آپ نے قومی سطح کی متعدد جامعات کے سیمینارز میں شرکت کر کے علمی مقالے پیش کیے۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے آپ کے دو تحقیقی مقالے شائع ہوئے۔ یونیورسٹی آف لاہور میں آپ نے "اختلافِ قرأت جس کا اثر معانی پر پڑتا ہے" کے عنوان سے سو صفحات پر مشتمل تفصیلی مقالہ پیش کیا۔ اس کے علاوہ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فار ویمن، فیصل آباد اور بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان کے سیمینارز میں بھی آپ کی علمی شرکت رہی۔[37]

**9. تصنیفی خدمات:**

قلم و قرطاس اور تصنیف و تالیف کے میدان میں ڈاکٹر محمد رمضان نجم باروی کی خدمات نہایت نمایاں، ہمہ جہت اور تاریخ ساز ہیں۔ آپ نے بالخصوص فنِ تجوید، علومِ قرأت اور تفسیری نکات کے موضوعات پر متعدد گراں قدر کتب تصنیف فرمائیں۔ آپ کی تمام تصنیفات کا بنیادی مقصد قرآنِ کریم کی درست، مستند اور تجویدی قواعد کے مطابق تلاوت کے اصولوں کو نہایت سادہ، سلیس اور عام فہم زبان میں طلبہ، اساتذہ اور عام قارئین تک پہنچانا تھا۔ آپ نے پیچیدہ اور دقیق علمی مسائل کو جس آسان اسلوب میں پیش کیا، اس نے قرآنی علوم کے فہم کو نہایت آسان بنا دیا۔

**9.1. نجم التجوید:**

یہ کتاب فنِ تجوید کے بنیادی و علمی قواعد پر ایک جامع اور بہترین نصابی کاوش ہے۔ اس تصنیف میں مخارجِ حروف (حروف کے نکلنے کی جگہوں) اور صفاتِ لازمیہ و عارضہ کی باریکیوں پر خصوصی اور تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔ مؤلف نے قواعد کو محض نظری بنیادوں پر بیان کرنے کے بجائے قرآنی مثالوں کی مدد سے اس طرح واضح کیا ہے کہ طالبِ علم کے لیے تعلیل اور تطبیق نہایت آسان ہو جاتی ہے۔ یہ کتاب دینی مدارس کے ابتدائی درجات اور قرآنِ کریم کی صحیح تلاوت کا ذوق رکھنے والے طلبہ کے لیے ایک بنیادی اور لازمی نصابی کتاب کی حیثیت رکھتی ہے۔[38]

**9.2. نصاب التجوید:**

اس کتاب میں فنِ تجوید کے اہم ترین اور عملی مباحث جیسے نونِ ساکن و تنوین کے احکام (اظہار، ادغام، اقلاب، اخفاء)، میمِ ساکن کے احکام اور مدّات کی تمام اقسام و مقادیر کو نہایت بسط و تفصیل کے ساتھ تحریر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس کتاب میں وقف و ابتداء کے اصول و ضوابط کو بھی خصوصی طور پر شاملِ نصاب کیا گیا ہے تاکہ قاری دورانِ تلاوت درست مقام پر وقف (ٹھہرنے) اور ابتداء (شروع کرنے) کی صحت کو برقرار رکھ سکے۔ یہ کتاب علمی و عملی دونوں لحاظ سے قراء اور طلبہ کے لیے یکساں مفید ہے۔[39]

AL-AASAR Journal
**Quarterly *Research Journal***
***www. al-aasar.com***
***Vol. 3, No.1 (2026)***
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

**9.3. مکی مدنی قاعدہ:**

یہ دو الگ الگ حصوں پر مشتمل ایک انتہائی بنیادی اور تعلیمی کاوش ہے جسے ابتدائی سطح کے بچوں اور نو آموز طلبہ کو ناظرہ قرآن اور تجوید کی ابتدائی معلومات فراہم کرنے کے لیے خاص ترتیب دیا گیا ہے۔ اس قاعدے کی خاص بات اس کا تدریجی اسلوب ہے۔ اس میں بچوں کی نفسیات اور فہم کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے حرکات، سکنات اور حروف کی شناخت سے لے کر تجویدی قواعد کی بنیاد رکھی گئی ہے تاکہ بچہ آگے چل کر بلا جھجک صحیح تلفظ کے ساتھ قرآن پڑھنے کے قابل ہو سکے۔[40]

**9.4. ہدیۃ الرمضان لحفاظ القرآن:**

یہ تصنیف بالخصوص حفاظِ کرام اور قرآنی مکاتب کے بچوں کی علمی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے لکھی گئی ہے۔ اکثر حفاظِ کرام حفظ کے دوران تجویدی احکام کی تطبیق میں دشواری محسوس کرتے ہیں۔ اس کتاب میں نہایت ہی آسان اور رواں زبان میں تجوید کے اہم ترین قواعد بیان کیے گئے ہیں تاکہ حفظ کے ساتھ ساتھ تلاوت کی خوبصورتی اور صحت بھی برقرار رہے۔ تمام دینی مدارس و مکاتب میں یہ کتاب بچوں کی بنیادی تجویدی تربیت کے لیے ایک شاندار تحفہ سمجھی جاتی ہے۔[41]

**9.5. تسہیل فوائد مکیہ:**

استاذ القراء قاری عبدالرحمٰن مکی علیہ الرحمہ کی معروف کتاب "فوائد مکیہ" فنِ تجوید و قرأت کی ایک نہایت مستند مگر طبعی طور پر کچھ مشکل اور دقیق کتاب شمار ہوتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اس کتاب کی شائستہ "تسہیل و توضیح" فرما کر علمِ تجوید پر ایک عظیم احسان کیا ہے۔ آپ نے اصل کتاب کی دیرینہ اور پیچیدہ عبارات کو سادہ، واضح اور جدید تعلیمی اسلوب میں ڈھالا ہے۔ جس سے اس کے مشکل مفاہیم کی آسان تشریح کر کے اسے دورِ حاضر کے طلبہ کے لیے قابلِ فہم اور سہل بنا دیا ہے۔[42]

**9.6. کنز الوقف:**

علمِ تجوید اور قراءت میں "وقف و ابتداء" کو نصف تجوید کہا گیا ہے۔ اس کتاب میں وقف سے متعلق تمام اہم، بنیادی اور باریک قواعد اور وقف کی تمام تر اقسام (وقفِ تام، کافی، حسن، قبیح وغیرہ) کو نہایت عمدہ، منظم اور منطقی ترتیب کے ساتھ یکجا کیا گیا ہے۔ اس تصنیف کے مطالعے سے طلبہ و قراء کے لیے مصحف میں موجود رموزِ اوقاف کی حکمتوں کو سمجھنا اور تلاوت کے دوران معنوی تحریف سے بچنا نہایت آسان ہو جاتا ہے۔[43]

**9.7. تحقیق الباروی فی الضاد کلام الباری:**

فنِ تجوید و قرأت میں حرفِ "ضاد" (ض) کا صحیح مخرج اور اس کا تلفظ ہمیشہ سے علماء و قراء کے درمیان ایک نہایت دقیق، حساس اور معرکہ الآراء اختلافی موضوع رہا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اس کتاب میں محققانہ اور علمی انداز اختیار کرتے ہوئے متقدمین و متاخرین ائمہ تجوید کے اقوال کی روشنی میں حرفِ ضاد کے صحیح اور راجح تلفظ پر بحث کی ہے۔ یہ تصنیف فنِ تجوید کے تخصصی اور علمی مباحث میں ایک انتہائی قیمتی اور وقیع اضافہ ہے۔[44]

**9.8. تجویدی اشتہار:**

یہ ایک مختصر مگر بے حد اثر انگیز دعوتی و اصلاحی رسالہ ہے۔ اس تحریر کا بنیادی مقصد عامۃ المسلمین میں قرآنِ کریم کو تجوید اور
درست مخارج کے ساتھ سیکھنے کی اہمیت و فرضیت کو اجاگر کرنا ہے۔ اس میں عام فہم انداز میں یہ بتایا گیا ہے کہ غلط تلاوت سے معانی میں کیا بگاڑ پیدا ہوتا ہے اور ساتھ ہی عوام الناس کو تجوید کی کلاسز اور کورسز کی طرف راغب کرنے کے لیے ایک موثر ترغیبی فضا قائم کی گئی ہے۔[45]

10. تجوید و قرأت سے مزین قرآنی و تفسیری خدمات:

قرآنِ کریم کے صحیح فہم کے لیے محض ترجمہ کافی نہیں ہوتا بلکہ اس کے لیے گہرے تدبر، سیاق و سباق کی رعایت اور علومِ تفسیر کے اصولوں سے واقفیت ضروری ہے۔ ڈاکٹر محمد رمضان نجم باروی نے تجوید و قرأت میں اپنی مہارت کو تفسیر کے میدان میں بھی بروئے کار لاتے ہوئے گراں قدر علمی خدمات انجام دیں۔ جو ان کی تصنیف، ان کے خطبات اور ان کے تحقیقی رجحان — تینوں صورتوں میں نمایاں ہیں۔

AL-AASAR Journal
**Quarterly *Research Journal***
***www. al-aasar.com***
***Vol. 3, No.1 (2026)***
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

### 10.1. تفسیری تصنیف: التفسیرات الباروبہ للآیات الالٰہیہ

یہ ڈاکٹر صاحب کی عظیم علمی و تحریری زندگی کا ایک شاہکار اور تفسیری کارنامہ ہے۔ اس میں آپ نے قرآنِ مجید کے ان تمام مقامات کا خصوصی اور تفصیلی تفسیری جائزہ لیا ہے جہاں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکرِ مبارک افعال، اسماءِ حسنیٰ یا ضمائر کی صورت میں وارد ہوا ہے۔ اس تفسیر میں:

* اسماءِ الٰہیہ کی لغوی و شرعی تشریح اور ان کی آیہ کے سیاق و سباق سے مناسبت کو بیان کیا گیا ہے۔
* جہاں ضمائر کے مرجع میں اختلاف ہے، وہاں جلیل القدر مفسرین کے اقوال کی روشنی میں نشاندہی کی گئی ہے۔
* کثیر التکرار آیات اور مضامین کی علمی حکمتیں واضح کی گئی ہیں۔
* یہ پوری تفسیری کاوش متقدمین کی مستند اور بنیادی تفسیری کتب (مثلاً تفسیر طبری، ابن کثیر، قرطبی وغیرہ) کی روشنی میں مرتب کی گئی ہے، جو علمی و تحقیقی میدان میں ایک گراں قدر سرمایے کی حیثیت رکھتی ہے۔[46]

### 10.2. خطباتِ تفسیر بالماثور:

تصنیف کے علاوہ ڈاکٹر محمد رمضان نجم باروی کی تفسیری خدمت کا ایک اور نمایاں پہلو ان کے خطباتِ تفسیر بالماثور ہیں جو انہوں نے جامع مسجد محمد رضوی، فیصل آباد میں طویل عرصے تک بیان کیے۔ اس اسلوبِ تفسیر میں آیت کی تشریح قرآن، حدیث اور اقوالِ سلف کی روشنی میں کی جاتی ہے جو تفسیر کا سب سے مستند اور قدیم طریقہ سمجھا جاتا ہے۔ ان خطبات کے ذریعے آپ نے برسوں تک ہفتہ وار بنیاد پر سامعین کو قرآنِ کریم کے معانی و مطالب سے روشناس کرایا جس سے عوام میں قرآن فہمی کا شعور پیدا ہوا۔[47]

### 10.3. آیاتِ منسوخہ پر تحقیقی توجہ:

ڈاکٹر صاحب کی تفسیری بصیرت کا ایک اور پہلو علمِ نسخ یعنی آیاتِ منسوخہ کے موضوع سے دلچسپی کی صورت میں بھی نظر آتا ہے۔ اس موضوع کی نزاکت اسی سے واضح ہے کہ اس کے لیے نہ صرف قرآنی نصوص بلکہ اسبابِ نزول، فقہی احکام کے ارتقاء اور مستند تفاسیر کی گہری بصیرت درکار ہوتی ہے۔ آپ نے اپنی علمی نشستوں اور تحریروں میں اس موضوع کو بھی زیرِ بحث لایا جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کی تجوید و قرأت میں مہارت نے آپ کو علومِ قرآن کے وسیع تر دائرے میں بھی گہری بصیرت عطا کی۔[48]

### نتائج بحث:

مذکورہ بالا مطالعے سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ ڈاکٹر محمد رمضان نجم باروی عصرِ حاضر کے ان نادر علمی و دینی شخصیات میں سے ہیں جنہوں نے اپنی پوری زندگی فنِ تجوید و قرأت کی خدمت کے لیے وقف کر دی۔ ایک عام دیہی و زرعی گھرانے میں پیدا ہونے سے لے کر یونیورسٹی کی سطح پر بطور اسسٹنٹ پروفیسر و صدرِ شعبہ خدمات انجام دینے تک کا سفر اس بات کا مظہر ہے کہ محنت، استقامت اور خلوصِ نیت کے ذریعے ایک فرد کس طرح اپنے میدان میں معتبر مقام حاصل کر سکتا ہے۔ آپ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لینے سے یہ نتائج سامنے آتے ہیں:

- آپ کا تعلیمی سفر انتہائی جامع اور متوازن رہا۔ آپ نے حفظِ قرآن سے لے کر فنِ تجوید و قرأت، درسِ نظامی، تخصص فی الفقہ اور بالآخر جدید عصری تعلیم (ایم فل و پی ایچ ڈی) تک (دینی اور عصری) دونوں علوم میں یکساں مہارت حاصل کی جو ایک نادر امتزاج ہے۔
- آپ کی تدریسی خدمات کا محور ابتدا ہی سے فنِ تجوید و قرأت رہا ہے جو بعد میں روایتی مدارس سے شروع ہو کر جدید یونیورسٹیوں تک پھیل۔ اس تدریس سے ہزاروں طلبہ نے استفادہ کیا اور بہت سے آج خود ڈاکٹریٹ کی سطح پر علمی خدمات انجام دے رہے ہیں۔
- علمِ قرأت میں آپ کی خدمات نمایاں طور پر امتیازی رہیں۔ تدریس، تحقیق (بالخصوص "اختلافِ قرأت جس کا اثر معانی پر پڑتا ہے") اور اجتماعی سطح پر محافلِ حسنِ قرأت کے ذریعے آپ نے اس نازک فن کو ادارہ جاتی سطح پر مستحکم کیا۔

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
*www. al-aasar.com*
***Vol. 3, No.1 (2026)***
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

- آپ کی تنظیمی بصیرت نے "سنی تنظیم القراء پاکستان" جیسی ایک مستقل اور فعال تنظیم کو جنم دیا جس نے سالانہ تربیتی کورسز اور بین الاقوامی محافلِ قرأت کے ذریعے فنِ تجوید و قرأت کو مزید وسعت دی۔
- خطابت، دروسِ قرآن اور تفسیر بالماثور جیسی تبلیغی مساعی کے ذریعے آپ نے تجویدی و قرآنی شعور عوام الناس تک براہِ راست پہنچانے کا فریضہ بھی احسن طریقے سے سرانجام دیا۔
- آپ کی تصنیفی خدمات، نجم التجوید سے لے کر التفسیرات الباروبیہ تک تمام اس بات کی گواہ ہیں کہ آپ نے تجویدی علم کو محض زبانی تک محدود نہیں رکھا بلکہ اسے تحریری صورت میں محفوظ کر کے آنے والی نسلوں کے لیے بھی قابلِ رسائی بنادیا۔

ڈاکٹر محمد رمضان نجم باروی کی خدمات کو کسی ایک دائرے میں محدود کرنا مشکل ہے۔ آپ بیک وقت ایک محقق، معلم، مصنف، مبلغ اور منتظم رہے ہیں اور یہی آپ کی شخصیت کو معاصر علماءِ تجوید و قرأت میں ممتاز مقام عطا کرتی ہے۔

**سفارشات:**

مذکورہ بالا تحقیق کی روشنی میں چند تجاویز پیش کی جاتی ہیں تاکہ ڈاکٹر محمد رمضان نجم باروی کی تجوید و قرأت سے متعلق خدمات سے بھرپور استفادہ کیا جاسکے اور ان کے علمی کام کو آئندہ نسلوں تک منتقل کیا جاسکے:

**1. تصانیف کی نئے سرے سے اشاعت:**

ڈاکٹر محمد رمضان نجم باروی کی تصانیف، بالخصوص فنِ تجوید و قرأت پر لکھی گئی کتب کو جدید طباعتی معیار کے ساتھ دوبارہ شائع کیا جانا چاہیے تاکہ زیادہ سے زیادہ طلبہ اور محققین ان سے مستفید ہو سکیں۔

**2. تدریسی و قرائتی منہج کی عمومی ترویج:**

ڈاکٹر صاحب کے علمی و تدریسی منہج، بالخصوص فنِ تجوید و قرأت کی تدریس کے آسان اور مؤثر طریقہ کار کو دیگر مدارس اور تعلیمی اداروں میں بھی متعارف کروایا جانا چاہیے۔

**3. تنظیمی سرگرمیوں میں توسیع:**

"سنی تنظیم القراء پاکستان" کے زیرِ اہتمام ہونے والے سالانہ تربیتی کورسز اور محافلِ حسنِ قرأت کو مزید وسعت دی جانی چاہیے اور ممکن ہو تو اسے دیگر شہروں اور صوبوں تک بھی پھیلایا جانا چاہیے۔

**4. مخطوطہ مواد کی تدوین و اشاعت:**

آپ کی زیرِ مخطوطہ تحریریں، بالخصوص جمعے کے خطبات میں پیش کی گئی تفسیر بالماثور کو مرتب و مدون کر کے کتابی صورت میں شائع کیا جانا چاہیے تاکہ یہ علمی ذخیرہ ضائع ہونے سے محفوظ رہے۔

**5. تلامذہ کا مربوط نیٹ ورک:**

آپ کے تلامذہ کی وسیع تعداد کے پیشِ نظر ایک مربوط فورم یا نیٹ ورک تشکیل دیا جانا چاہیے۔ جس کے ذریعے یہ شاگرد اپنے استاذ کے فکری و علمی ورثے، بالخصوص تجوید و قرأت کے فن کو مزید آگے بڑھا سکیں۔

**6. مزید تحقیقی کام کی ضرورت:**

مستقبل کے محققین کو چاہیے کہ ڈاکٹر محمد رمضان نجم باروی کی مزید کتب بالخصوص "التفسیرات الباروبیہ للآیات الالٰہیہ" اور "تحقیق الباروی فی الضاد کلامِ الباری" پر تفصیلی تحقیقی و تجزیاتی کام کریں تاکہ ان کی تجویدی و قرآنی خدمات کے مختلف پہلو مزید نکھر کر سامنے آسکیں۔

AL-AASAR Journal
**Quarterly *Research Journal***
***www. al-aasar.com***

***Vol. 3, No.1 (2026)***
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

**حوالہ جات**

[1] نجم باروی،ڈاکٹر محمد رمضان: سوانحی خاکہ و تدریسی خدمات، مقتبس از غیر مطبوعہ مقالہ: "ڈاکٹر محمد رمضان نجم باروی: حیات و خدمات"، شعبہ علوم اسلامیہ۔

[2] سالانہ پورٹل و تعلیمی اسناد، شمس المدارس حنفیہ بارویہ، چوبارہ (ضلع لیہ)، 1988ء–1989ء۔

[3] نجم باروی،ڈاکٹر محمد رمضان۔ "سوانحی خاکہ و اسنادِ تجوید (جامعہ امینیہ رضویہ، فیصل آباد)"۔ مقتبس از غیر مطبوعہ ایم فل مقالہ: ڈاکٹر محمد رمضان نجم باروی: حیات و خدمات۔ شعبہ علوم اسلامیہ، ص15۔

[4] ایضاً۔ "تربیتی ریکارڈ روشاگردی سلسلہ (قاری علی اکبر نعیمی، جامعہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد)"۔ ص16۔

[5] ایضاً۔ "سندِ فنِ تجوید و قرأت (جامع العلوم جامع مسجد حنفیہ، سلیمی چوک، فیصل آباد)"۔ ص17–18۔

[6] ایضاً۔ "ابتدائی کتبِ درسیات (جامعہ شیخ الحدیث منظرِ اسلام، فیصل آباد)"۔ ص20۔

[7] ایضاً۔ "نصابِ درسِ نظامی (شمس المدارس حنفیہ بارویہ، چوبارہ، ضلع لیہ)"۔ ص21–22۔

[8] ایضاً۔ "سندِ دورۂ حدیث (جامعہ حنفیہ غوثیہ، کلیم شہید کالونی، فیصل آباد)"۔ 25

[9] ایضاً۔ "ضمنی درسیات و نصاب (جامعہ قادریہ، فیصل آباد)"۔ ص27۔

[10] ایضاً۔ "سندِ تخصص فی الفقہ / افتاء (جامعہ فریدیہ، ساہیوال)"۔ ص30۔

[11] ایضاً۔ "سندِ فاضلِ عربی (جامعہ حنفیہ مجددیہ، فیصل آباد)"۔ ص32

[12] ایضاً۔ "عصری تعلیمی ریکارڈز (بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، فیصل آباد و پنجاب یونیورسٹی، لاہور)"۔ ص34–35۔

[13] نجم باروی،ڈاکٹر محمد رمضان۔ قیاس اور اس کی حدود و قیود: احناف اور شوافع کا نقطۂ نظر۔ غیر مطبوعہ ایم فل مقالہ، شعبہ علوم اسلامیہ، ص40–85۔

[14] نجم باروی،ڈاکٹر محمد رمضان: فہمِ حدیث: اسبابِ ورودِ حدیث کی اہمیت (پی ایچ ڈی مقالہ)، شائع کردہ: ادارہ پروگریسو، 2018ء، ص12–45۔

[15] تعلیمی اسناد و شجرہ اساتذہ، جامعہ منظرِ اسلام و شمس المدارس حنفیہ بارویہ؛ نیز سوانحی خاکہ و اساتذہ کا ذکر، مقتبس از غیر مطبوعہ مقالہ: "ڈاکٹر محمد رمضان نجم باروی: حیات و خدمات"، شعبہ علوم اسلامیہ۔

[16] نجم باروی،ڈاکٹر محمد رمضان۔ "فہرستِ فضلاء و تلامذہ (دینی مدارس)"۔ مقتبس از غیر مطبوعہ ایم فل مقالہ: ڈاکٹر محمد رمضان نجم باروی: حیات و خدمات۔ شعبہ علوم اسلامیہ، ص62–64۔

[17] ایضاً۔ "فیکلٹی و ایلومنائی (Alumni) ڈائریکٹری (شعبہ علوم اسلامیہ، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد)"۔ ص65–67۔

[18] نجم باروی،ڈاکٹر محمد رمضان۔ "ابتدائی تدریسی خاکہ (تحصیل چوبارہ، ضلع لیہ: 1988ء–1989ء)"۔ مقتبس از غیر مطبوعہ ایم فل مقالہ: ڈاکٹر محمد رمضان نجم باروی: حیات و خدمات۔ شعبہ علوم اسلامیہ، ص42۔

[19] ایضاً۔ "تدریسی ریکارڈ تجوید و قرأت (دار العلوم مدینہ، فیصل آباد)"۔ ص44

[20] ایضاً۔ "تدریسی خدمات قرأت (جامعہ رضویہ رحمت العلوم، رضا آباد، فیصل آباد)"۔ ص45۔

[21] ایضاً۔ "سلسلہ تدریس و تحصیل (جامعہ امینیہ رضویہ، فیصل آباد)"۔ ص46–47۔

[22] ایضاً۔ "تدریسی ریکارڈ تجوید کلاسز (جامعہ شیخ الحدیث منظرِ اسلام، فیصل آباد)"۔ ص48۔

[23] ایضاً۔ "تدریسِ درسِ نظامی (جامعہ رضویہ رحمت الاسلام، عید گاہ، فیصل آباد)"۔ ص50

[24] ایضاً۔ "تدریسی ریکارڈ علمِ میراث و درسیات (دارالعلوم مصطفائی پینسرہ روڈ، فیصل آباد)"۔ ص52–53۔

[25] ایضاً۔ "تدریسی ریکارڈ ایم اے و ایم فل (شعبہ علومِ اسلامیہ، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد)"۔ ص55۔

[26] ایضاً۔ "فیکلٹی ریکارڈ بطور اسسٹنٹ پروفیسر و صدرِ شعبہ (دی یونیورسٹی آف فیصل آباد)"۔ ص57–60۔

[27] سالانہ تعلیمی و تدریسی ریکارڈ، جامعہ رضویہ رحمت العلوم (رضا آباد) و جامعہ امینیہ رضویہ، فیصل آباد؛ نیز سوانحی خاکہ و علمِ قرأت میں خدمات، مقتبس از غیر مطبوعہ ایم فل مقالہ: "ڈاکٹر محمد رمضان نجم باروی: حیات و خدمات"، شعبہ علومِ اسلامیہ۔

[28] نجم باروی، ڈاکٹر محمد رمضان: اختلافِ قرأت جس کا اثر معانی پر پڑتا ہے (غیر مطبوعہ تحقیقی مقالہ / سیمینار پیپر، 100 صفحات)، پیش کردہ: شعبہ علومِ اسلامیہ، دی یونیورسٹی آف لاہور (UOL)، لاہور۔

[29] مجلہ و سالانہ کارکردگی رپورٹ، سنی تنظیم القراء پاکستان (شعبۂ ترویجِ فنِ تجوید و حسنِ قرأت)، مرکزی دفتر: فیصل آباد، ص8۔

[30] دستور و سالانہ ڈائریکٹری، جمعیت علماء پاکستان (صوبائی مجلسِ شوریٰ ریکارڈ 1990ء–1993ء)"؛ نیز سوانحی خاکہ و تنظیمی ریکارڈ، مقتبس از غیر مطبوعہ ایم فل مقالہ: "ڈاکٹر محمد رمضان نجم باروی: حیات و خدمات"، شعبہ علومِ اسلامیہ۔

[31] تعارفی و تنظیمی منشور، سنی تنظیم القراء پاکستان (سابقہ منہاج القراء)"، مرکزی دفتر: فیصل آباد، ص2–5؛ سوانحی خاکہ و تنظیمی خدمات، ایضاً۔

[32] سالانہ رپورٹ و کارکردگی مجلہ، سنی تنظیم القراء پاکستان"، شعبہ امتحانات و کورسز (40 روزہ تجوید و قرأت کورس)، فیصل آباد۔

[33] رپورٹ بین الاقوامی محافلِ حسنِ قرأت"، مطبوعہ روزنامہ خبریں / روزنامہ جنگ فیصل آباد ایڈیشن (بمقام: دھوبی گھاٹ وڈی گراؤنڈ پارک، فیصل آباد)؛ سوانحی خاکہ، ایضاً۔

[34] ریکارڈ دروسِ قرآن و تفسیری نشستیں (15 سالہ سلسلہ)، انتظامیہ جامع مسجد محمد رضوی، فیصل آباد؛ سوانحی خاکہ، ایضاً۔

[35] تدریسی و تبلیغی خاکہ، دارالعلوم مدینہ و جامعہ امینیہ رضویہ، فیصل آباد۔

[36] نجم باروی، ڈاکٹر محمد رمضان: مطبوعہ کتب و تفسیری مسودات (نجم التجوید، نصاب التجوید، التفسیرات الباروی)، مکتبہ باروی، فیصل آباد۔

[37] رپورٹ قومی سیمینارز و شائع شدہ مقالات، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی (AIOU) اسلام آباد و دی یونیورسٹی آف لاہور (UOL)؛ نیز سوانحی خاکہ، ایضاً۔

[38] نجم باروی، ڈاکٹر محمد رمضان: نجم التجوید، مطبوعہ: مکتبہ باروی / سنی تنظیم القراء پاکستان، فیصل آباد۔

[39] نجم باروی، ڈاکٹر محمد رمضان: نصاب التجوید، مطبوعہ: مکتبہ باروی، فیصل آباد۔

[40] نجم باروی، ڈاکٹر محمد رمضان: مکی مدنی قاعدہ (حصتان)، مطبوعہ: سنی تنظیم القراء پاکستان، فیصل آباد۔

[41] نجم باروی، ڈاکٹر محمد رمضان: ہدیۃ الرمضان لحفاظ القرآن، مطبوعہ: مکتبہ باروی، فیصل آباد۔

[42] نجم باروی، ڈاکٹر محمد رمضان: تسہیل فوائد مکیہ، مطبوعہ: مکتبہ باروی، فیصل آباد۔

[43] نجم باروی، ڈاکٹر محمد رمضان: کنز الوقف، مطبوعہ: شعبہ نشر و اشاعت سنی تنظیم القراء، فیصل آباد۔

[44] نجم باروی، ڈاکٹر محمد رمضان: تحقیق الباروی فی الضاد کلام الباری، مطبوعہ: مکتبہ باروی، فیصل آباد۔

[45] نجم باروی، ڈاکٹر محمد رمضان: رسالہ تجویدی اشتہار، شائع کردہ: سنی تنظیم القراء پاکستان، فیصل آباد۔

[46] نجم باروی، ڈاکٹر محمد رمضان۔ التفسیرات الباروی للآیات الإلٰہیہ (تفسیری مخطوطہ / غیر مطبوعہ تحقیقی ڈرافٹ)۔ فیصل آباد؛ نیز سوانحی خاکہ و تفسیری کاوشیں، مقتبس از غیر مطبوعہ ایم فل مقالہ: ڈاکٹر محمد رمضان نجم باروی: حیات و خدمات۔ شعبہ علومِ اسلامیہ، ص78۔

[47] نجم باروی، ڈاکٹر محمد رمضان۔ "ریکارڈ دروسِ تفسیر بالماثور (15 سالہ سلسلہ دروسِ قرآن)"۔ انتظامیہ جامع مسجد محمد رضوی، فیصل آباد؛ نیز سوانحی خاکہ، ایضاً (سابقہ حوالہ)، ص80–82۔

[48] نجم باروی، ڈاکٹر محمد رمضان۔ "تحقیقی یادداشتیں و علمی نشستیں بر موضوع: ناسخ و منسوخ اور اسبابِ نزول"۔ شعبہ علومِ اسلامیہ؛ نیز سوانحی خاکہ، ایضاً، ص85۔